بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی نافرمانی کرنے والے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص والدین کی نافرمانی کرے، انہیں ایذاء پہنچائے اورانہیں گالیاں دے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور قرآن وحدیث میں والدین کے نافرمان کے لیے سخت وعیدیں ذکر کی گئی ہیں، اولاد پر لازم ہے کہ وہ دل وجان سے والدین کی خدمت کرے اوراس خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے، اولاد اپنے ماں باپ کو راضی کرے تو وہ ان کے لیے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی ان کے لیے دوزخ ہیں، نافرمان اولاد جب تک ناراض ماں اور باپ کو راضی نہ کرے، اس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عمل نیک اصلاً قبول نہ ہوگا، عذاب آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازل ہوگی، مرتے وقت معاذاللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔

لہذا جو بیٹا اپنے والدین کے ساتھ بدتمیزی کرتا ہے، ان کو ایذاء پہنچاتا اور برا بھلا کہتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اپنے اس برے فعل سے فوراً توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اس کبیرہ گناہ سے سچے دل سے معافی مانگے اور جس طرح بھی ہو سکے، اپنے والدین کو راضی کرے، اس صورت میں بیٹا جب تک اپنے والدین سے معافی مانگ کر ان کو راضی نہ کرلے، وہ والدین کا نافرمان، گناہگار اور ان کے حق میں گرفتار رہے گا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق اس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عمل نیک اصلاً قبول نہ ہوگا، عذاب آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازل ہوگی، مرتے وقت معاذاللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف الگ ہے۔

والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ”وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(23) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا“۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو

ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔ (پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 24،23)

اس آیت کے تحت مفسر قرآن مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمان فرماتے ہیں: "اولاد منہ سے ایسی بات نہ نکالے جس سے معلوم ہو کہ ان کی طرف سے طبیعت پر گرانی ہے، ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے، ماں باپ سے نوکروں کا سا برتاؤ نہ کرے، بیٹا ماں باپ کو اپنا حقیر نوکر نہ رکھے۔ (نور العرفان)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ثلاثا الإشراك بالله وعقوق الوالدين" یعنی میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب کبیرہ گناہوں سے سخت تر گناہ کیا ہے؟ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کو ستانا۔ (صحیح البخاری، جلد 1، ص 362، مطبوعہ کراچی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "رضى الرب فى رضى الوالد وسخط الرب فى سخط الوالد"۔ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ (مشکوۃ المصابیح جلد 2، ص 433، مطبوعہ لاھور)

ایک اور مقام پر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: "كل الذنوب يغفر الله منها ما شاء إلا عقوق الوالدين فإنه يعجل لصاحبه فى الحيوة قبل الممات"۔ یعنی اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی کے علاوہ باقی سب گناہوں میں سے جس کو چاہے معاف فرمادے گا، (یعنی والدین کے نافرمان کو معاف نہیں فرمائے گا) اس کو مرنے سے پہلے زندگی میں ہی سزا عطا فرمائے گا۔ (مشکوۃ المصابیح جلد 2، ص 435 مطبوعہ لاھور)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "یہ فرمان عالی سخت ناراضی کے اظہار کے لیے ہے، لازمی قانون کے لیے نہیں، لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ"۔ یا اس فرمان کا مقصد یہ ہے کہ جس گناہ پر دنیا میں بھی عذاب آجاتا ہے، وہ ماں باپ کو ستانا ہے، شرک و کفر پر دنیا میں عذاب آنا لازم نہیں، ماں باپ کو ستانے والا دنیا میں چین نہیں پاتا۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن باپ کے نافرمان کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "پسر مذکور فاسق فاجر مرتکب کبائر عاق ہے اور اسے سخت عذاب و غضب الٰہی کا استحقاق، باپ کی نافرمانی اللہ جبار و قہار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جبار و قہار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اس کے دوزخ ہیں، جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عمل نیک اصلاً قبول نہ ہوگا عذاب

آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازل ہوگی، مرتے وقت معاذاللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے"۔ (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 384، 383، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسی طرح کے ایک اور سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "ایسا شخص افسق الفاسقین واخبث مہین و مستحق غضب شدید رب العالمین و عذاب عظیم و نار جحیم ہے۔۔۔۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "ملعون من عق والدیه ملعون من عق والدیه ملعون من عق والدیه، رواه الطبرانی والحاکم عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه"۔ یعنی ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے۔ (اسے طبرانی اور حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا)"۔ (ملخصاً من الفتاوی الرضویہ جلد 24 ص 402 تا 404 رضا فاؤنڈیشن لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7416

تاریخ اجراء: 22 شعبان المعظم 1445ھ/04 مارچ 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net